نابالغ پر عشر کیوں لازم ہوتا ہے

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor 12251

تاریخ اجراء: 23ذوالقعدۃ الحرام 1443ھ/23جون 2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا نابالغ پر عشر لازم ہوتا ہے؟ اگر لازم ہوتا ہے، تو اس کی کیا وجہ ہے، جبکہ نابالغ تو عبادات کا مکلف نہیں ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

فقہاء نے صراحت فرمائی ہے کہ عشر کی فرضیت قرآن و حدیث، اجماع و قیاس سے ثابت ہے اور عشر واجب ہونے کا سبب وہ زمین ہے جس سے حقیقۃً پیداوار ہو اور یہ نابالغ پر بھی واجب ہوتا ہے۔ نابالغ پر عشر واجب ہونے کی وجہ یہ ہے کہ قرآنِ پاک میں اللہ رب العالمین کا فرمان عام ہے کہ زمین سے جو ہم نے تمہارے لئے نکالا، اس میں سے اللہ کی بارگاہ میں خرچ کرو، اب زمین چاہے جس کی ملکیت بھی ہو، جس نے بھی اس زمین سے پیداوار حاصل کی وہ اس کا عشر ادا کرے گا، چاہے وہ نابالغ ہی کیوں نہ ہو، اسی وجہ سے فقہاء نے فرمایا کہ وقف کی گئی زمینوں سے حاصل ہونے والی پیداوار پر بھی عشر ہو گا، حالانکہ یہ کسی انسان کی ملکیت نہیں ہوتیں۔ اسی طرح حدیث پاک میں واضح فرمایا کہ جس زمین کو آسمان سے نازل ہونے والی بارش نے سیراب کیا، اس میں عشر کی ادائیگی ہو گی اور جس زمین کو جانوروں پر پانی لاد کر سیراب کیا گیا، اس میں نصف عشر ہے، حدیث کے اس حکم میں بھی عموم ہے، لہٰذا وہ زمین جس کی بھی ہو، جب اس میں کوئی پیداوار ہو گی، اس میں عشر کی ادائیگی ہو گی۔

اللہ رب العالمین نے فرمایا: "یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَ مِمَّاۤ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ"

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو اپنی پاک کمائیوں میں سے کچھ دو اور اس میں سے جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالا۔ (پارہ:3، سورہ بقرہ، آیت:267)

قرآن پاک میں اللہ رب العالمین کا فرمان ہے:"وَاٰتُوْا حَقَّهٗ یَوْمَ حَصَادِهٖ"ترجمہ کنز الایمان: اور اس کا حق دو، جس دن کٹے۔ (پارہ:8، سورہ انعام، آیت:141)

صحیح بخاری میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :"فیما سقت السماء والعیون او کان عثریا العشر وما سقی بالنضح نصف العشر"یعنی جس زمین کو آسمان اور چشموں نے سیراب کیا ہو یا وہ زمین عشری ہو (یعنی نہر کے پانی سے اسے سیراب کرتے ہوں)، تو اس میں عشر (1/10) ہے اور جس زمین کو جانوروں پر پانی لاد کر سیراب کیا گیا ہو، اس میں نصف عشر (1/20) ہے۔ (صحیح بخاری مع عمدۃ القاری، حدیث 1483، جلد 9، صفحہ 102، مطبوعہ: کوئٹہ)

علامہ ابنِ عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"انھم قد صرحوا بان فرضیة العشر ثابتة بالکتاب والسنة والاجماع والمعقول وبانه زکاة الثمار والزروع۔۔۔۔ وبان سبب وجوبه الارض النامیة بالخارج حقیقة وبانه یجب فی ارض الصبی والمجنون والمکاتب لانه مؤنة الأرض، وبان الملک غیر شرط فیه بل الشرط ملک الخارج، فیجب فی الاراضی الموقوفة لعموم قوله تعالی -{أنفقوا من طیبات ما کسبتم ومما أخرجنا لکم من الأرض}- وقوله تعالی -{وآتوا حقه یوم حصاده}- وقوله صلی الله علیه وسلم {ما سقت السماء ففیه العشر وما سقي بغرب أو دالیة ففیه نصف العشر}"یعنی فقہاء نے صراحت فرمائی ہے کہ عشر کی فرضیت قرآن، سنت، اجماع اور قیاس سے ثابت ہے اور یہ پھلوں اور کھیتیوں کی زکاۃ ہے۔۔۔ اور اس کے وجوب کا سبب ایسی نامی زمین ہے جس سے حقیقۃً فصل ہو، نیز عشر بچے، مجنون اور مکاتب کی زمین میں بھی واجب ہو گا کیونکہ کہ یہ زمین کی مؤنت ہے اور اس میں ملکیتِ زمین شرط نہیں بلکہ زمین سے نکلنے والی پیداوار کی ملکیت شرط ہے، لہٰذا موقوفہ زمینوں میں بھی واجب گا، کیونکہ اللہ رب العالمین کے دونوں فرمان:"أنفقوا من طیبات ما کسبتم ومما أخرجنا لکم من الأرض}۔۔۔{وآتوا حقه یوم حصاده}"اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان:"ما سقت السماء ففیه العشر وما سقي بغرب أو دالیة ففیه نصف العشر"عام ہیں۔ (رد المحتار ملتقطاً، جلد 6، صفحہ 281، مطبوعہ: بیروت)

بدائع الصنائع میں ہے:"اما العقل والبلوغ فلیسا من شرائط اهلیة وجوب العشر حتی یجب العشر فی ارض الصبی والمجنون، لعموم قول النبی صلی اللہ علیه وسلم: ماسقته السماء ففیه العشر وما سقی بغرب او دالیة ففیه نصف العشر"یعنی عقل و بلوغ وجوبِ عشر کی اہلیت کی شرائط میں سے نہیں ہیں، یہاں

تک کہ نابالغ اور مجنون کی زمین میں بھی عشر واجب ہو گا، کیونکہ عشر کے حوالے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان "ماسقته السماء ففيه العشر وما سقی بغرب او دالية ففيه نصف العشر" عام ہے۔(بدائع الصنائع، جلد 2، صفحہ 499، مطبوعہ: بیروت)

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ نابالغ عبادات کا مکلف نہیں، لہٰذا اس اعتبار سے اس پر عشر کی ادائیگی واجب نہیں ہونی چاہئے تھی، لیکن یہاں عشر کی ادائیگی واجب کیوں ہوئی، اس کا جواب دیتے ہوئے فقہاء نے فرمایا کہ نابالغ اگرچہ عبادات کا مکلف نہیں، لیکن عشر اپنی اصل کے اعتبار سے عبادت نہیں ہے، کیونکہ عشر واجب ہونے کا اصل سبب زمین ہے، اسی وجہ سے یہ اپنی اصل کے اعتبار سے عبادت نہیں، بلکہ مؤنت (مشقت و بوجھ) ہے۔ البتہ نموِ حقیقی (یعنی زمین سے نکلنے والی پیداوار) جو زمین کے تابع ہے اس کے اعتبار سے عشر میں عبادت کا معنی پایا جاتا ہے کہ یہ زکاۃ کے مشابہ ہے کہ جس طرح زکاۃ کا تعلق مال کے نامی ہونے سے ہوتا ہے، اسی طرح عشر میں بھی زمین کے نامی ہونے کا اعتبار ہوتا ہے اور جس طرح زکاۃ کا مصرف فقراء ہیں، اسی طرح عشر کا مصرف بھی فقراء ہوتے ہیں۔ تو جب عشر اپنی اصل کے اعتبار سے عبادت نہیں، بلکہ مؤنت ہے، تو مؤنت کا لحاظ کرتے ہوئے اس میں مالک کی اہلیت کا اعتبار نہیں کیا جائے گا، بلکہ زمین کی پیداوار جس کی ملکیت میں بھی ہو گی، اس پر اس کا عشر یا نصف عشر واجب ہو گا چاہے وہ مالک نابالغ یا مجنون ہو۔ البتہ چونکہ وصفِ تابع (یعنی نموِ حقیقی و مصرف) کے اعتبار سے یہ عبادت ہے، تو اس کا لحاظ کرتے ہوئے کافر پر عشر واجب نہیں ہو گا بلکہ اس پر خراج کی ادائیگی لازم ہو گی۔

عشر کے وجوب کا سبب زمین ہے۔ اس کے متعلق فتاوی ھندیہ میں ہے: "وسببه الارض النامية بالخارج حقيقة" یعنی عشر کے وجوب کا سبب ایسی نامی زمین ہے جس سے حقیقۃً فصل ہو۔ (فتاوی ھندیہ، جلد 1، صفحہ 185، مطبوعہ: ھند)

جب وجوب کا سبب زمین ہے، تو مالک کی طرف نظر نہیں کی جائے گی کہ وہ بالغ ہے یا نابالغ، اس کے متعلق جوہرہ میں ہے: "والمراد بالارض هنا العشرية وفيه اشارة الى انه لا يلتفت الى المالك سواء كان بالغا او صبيا او مجنونا او عبدا او كانت الارض وقفا" یعنی زمین سے مراد یہاں عشری زمین ہے اور اس عبارت میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مالک کی طرف نہیں دیکھا جائے گا چاہے وہ بالغ ہو یا نابالغ، مجنون ہو یا غلام یا زمین وقفی ہو۔ (الجوهرة النيرة، جلد 1، صفحہ 306، مطبوعہ: بیروت)

عشر عبادتِ محضہ نہیں بلکہ یہ ایک ایسی مؤنت ہے جس میں عبادت کا معنی پایا جاتا ہے۔ اس کے متعلق النہر الفائق میں ہے:"انه ليس عبادة محضة بل مؤنة فيها العبادة ولذا وجب فی ارض الصبی والمجنون "یعنی عشر عبادتِ محضہ نہیں، بلکہ یہ ایک ایسی مؤنت ہے، جس میں عبادت پائی جاتی ہے اور اسی وجہ سے عشر نابالغ اور مجنون کی زمین میں واجب ہوتا ہے۔ (النہر الفائق، جلد1، صفحہ452، مطبوعہ: بیروت)

عشر ایک ایسی مؤنت ہے، جس میں عبادت تبعاً پائی جاتی ہے۔ اس کے متعلق نہایہ میں ہے:"ان العشر مؤنة فيها القربة والقربة فيه تابعة والزكاة قربة محضة "یعنی عشر ایک ایسی مؤنۃ ہے جس میں عبادت پائی جاتی ہے اور اس میں عبادت تابع ہوتی ہے، جبکہ زکاۃ عبادتِ محضہ ہے۔ (النهاية بشرح الهداية، بقية الزكاة والصوم، صفحہ164، مطبوعہ: مکۃ المکرمہ)

عشر مونت ہونے کی حیثیت سے نابالغ و مجنون پر بھی لازم ہو گا۔ اس کے متعلق تفسیرِ مظہری میں ہے:"ومن حيث كونه مؤنة يجب على الصغير والمجنون ايضا كما يجب عليه نفقة الزوجة ونحوها "یعنی مؤنت ہونے کی حیثیت سے نابالغ اور مجنون پر بھی واجب ہو گا جیسا کہ اس پر بیوی کا نفقہ وغیرہ واجب ہوتا ہے۔ (تفسیرِ مظھری، جلد1، صفحہ418۔419۔ مطبوعہ: دار احیاء التراث العربی، بیروت)

نابالغ عبادات کا مکلف نہیں، لیکن عشر عبادت نہیں بلکہ زمین کی مؤنت ہے اور نابالغ بھی ان افراد میں سے ہے جن پر مؤنت واجب ہوتی ہے، لہذا نابالغ پر عشر واجب ہو گا۔ اس کے متعلق الجوہرۃ النیرۃ میں ہے:"انما لم تجب على الصبی لانه غير مخاطب باداء العبادة ولهذا لا تجب عليه البدنية كالصلاة والصوم والجهاد ولا مايشوبها المال كالحج **بخلاف العشر فانه مؤنة الارض ولهذا تجب فی ارض الوقف وتجب على المكاتب فوجب على الصبی لانه ممن تجب عليه المؤنة كالنفقات** "یعنی بچے پر زکوٰۃ اس لیے واجب نہیں کہ وہ ادائے عبادت کا مخاطب نہیں ہے اور اسی وجہ سے اس پر عبادتِ بدنیہ جیسے نماز، روزہ اور جہاد واجب نہیں اور نہ ہی وہ عبادتِ بدنیہ واجب ہوتی ہیں جن میں مال شامل ہو، جیسے حج، **بر خلاف عشر کہ کیونکہ یہ زمین کی مشقت ہے اور اسی وجہ سے عشر وقفی زمین اور مکاتب پر بھی واجب ہوتا ہے، لہذا بچہ پر بھی عشر واجب ہو گا کیونکہ بچہ بھی ان افراد میں سے ہے، جن پر مؤنت واجب واجب ہوتی ہے جیسے نفقات**۔ (الجوہرۃ النیرۃ، جلد1، صفحہ285، مطبوعہ: بیروت)

کشف الاسرار میں ہے:"والمؤنة التی فيها معنى القربة هی العشر لان سببه الارض النامية فباعتبار تعلقه بالارض هو مؤنة لان مؤنة الشيئ سبب بقائه والعشر سبب بقاء الارض وباعتبار تعلقه بالنماء

وھوالخارج کتعلق الزکاۃبہ اوباعتباران مصرفہ الفقراء کمصرف الزکاۃ تحقق فیہ معنی العبادۃ واخذ شبھا بالزکاۃ الاان الارض اصل والنماء وصف تابع وکذاالمحل شرط والشرط تابع فکان معنی المؤنۃ فیہ اصلا ومعنی العبادۃ تبعا"یعنی مؤنت جس میں قربت کا معنی پایا جاتا ہے وہ عشر ہے، کیونکہ اس کا سبب ارضِ نامیہ ہے، زمین سے اس کے تعلق کے اعتبار سے یہ مؤنت ہے، اس لیے کہ کسی شی کی مونت اس کی بقا کا سبب ہوتا ہے اور عشر زمین کے باقی رہنے کا سبب ہے، عشر فصل سے متعلق ہونے کے اعتبار سے مال تجارت کی زکوٰۃ کی طرح ہے یا عشر کا مصرف فقراء ہونے کے اعتبار سے زکوٰۃ کے مصرف کی طرح ہے، تو اس میں عبادت کا معنی پیدا ہو کر یہ زکوٰۃ کے مشابہ ہو گیا مگر چونکہ زمین اصل اور فصل تابع وصف ہے یونہی محل شرط ہے اور شرط تابع ہوتی ہے تو عشر میں مونت اصل اور عبادت تابع قرار پائی۔(کشف الاسرار، الجزء الرابع، صفحہ 139، مطبوعہ: بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

دارالافتاء اہلسنت
DARUL IFTA AHLESUNNAT
Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net